پیغام حج 2022 – 5 /Jul/ 2022

آیت اللہ خامنہ ای نے بیت اللہ الحرام کے حجاج کے نام اپنے پیغام میں اتحاد اور روحانیت کو حج کی دو بنیادی بنیادوں اور امت اسلامیہ کی عزت و سعادت کے دو عوامل قرار دیا اور اسلامی بیداری، خود آگاہی اور مزاحمت کے زبردست مظہر کے ظہور کے شاندار نتائج پر تاکید کرتے ہوئے، انہوں نے فرمایا: ہمارے حساس خطے میں اور حال میں پوری دنیا میں استکبار روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہے، یقیناً دشمن کے مکر کو لمحہ بھر کے لیے بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیے، اور ہمیں کوشش اور چوکسی کے ساتھ امید اور خود اعتمادی کو بڑھانا چاہیے، جو کہ مستقبل کی تعمیر کا سب سے بڑا اثاثہ ہے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی کے پیغام کا متن جو آج (جمعہ) صبح حجۃ الاسلام والمسلمین نواب (حج و زیارت کے امور میں رہبر معظم کے نمائندہ اور ایرانی حجاج کرام کے سربراہ) نے عرفات کے صحرا میں پڑھا، درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم.

و الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد المصطفی و آلہ الطاھرین و صحبہ المنتجبین.

حج امت اسلامیہ کے اتحاد کی نمائندگی

ہم خدائے عزیز و حکیم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ جس نے ایک بار پھر حج کے بابرکت موسم کو مسلم اقوام کے لیے ملاپ کا ذریعہ بنایا اور ان کے لیے فضل و رحمت کا یہ راستہ کھول دیا۔ امت اسلامیہ ایک بار پھر اس شفاف اور ابدی آئینے میں اپنے اتحاد و یگانگت کا مشاہدہ کر سکتی ہے اور تفرقہ و تقسیم کے محرکات سے منہ موڑ سکتی ہے۔

اتحاد اور روحانیت ؛ حج کی اساسی بنیادیں۔

مسلمانوں کا اتحاد حج کی دو بنیادی بنیادوں میں سے ایک ہے، جسے اگر ذکر اور روحانیت کے ساتھ جوڑا جائے، جو اس پراسرار فریضہ کی دوسری بنیادی بنیاد ہے، ملت اسلامیہ کو عزت اور سعادت کی بلندی تک پہنچا سکتا ہے، اور یہ کہ «وَ لِلّٰهِ العِزَّةُ وَ لِرَسولِهِ وَ لِلمُؤمِنين» [1]۔ حج ان دو سیاسی اور روحانی عناصر کا مجموعہ ہے۔ اور مقدس دین اسلام سیاست اور روحانیت کا شاندار اور عظیم مرکب ہے۔

امت اسلامیہ کی عزت کی بنیادیں کمزور کرنے کی سازش اور اس کے تئیں امت اسلامیہ کے فرائض۔

حالیہ تاریخ میں مسلم قوموں کے دشمنوں نے ہماری قوموں کے درمیان ان دو حیات بخش امرات یعنی اتحاد اور روحانیت کو کمزور کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ روحانیت سے عاری اور مادیت پرستی سے وجود میں آنے والی مغربی طرز زندگی کو فروغ دے کر وہ روحانیت کو کمزور کرتے ہیں اور زبان، رنگ، نسل اور جغرافیہ جیسی تقسیم کو مذموم مقاصد کیلئے وسعت اور شدت دے کر اتحاد کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

اسلامی برادری، جس کی ایک چھوٹی سی مثال اب حج کی علامتی تقریب میں دیکھی جا سکتی ہے، اس (سازش) کے خلاف پوری قوت کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک طرف خدا کے ذکر کو مضبوط کرنا، خدا کے لئے کام کرنا، خدا کے کلام پر غور کرنا، عمومی افکار میں خدا کے وعدوں پر بھروسہ کو مضبوط کرنا اور دوسری طرف تفرقہ اور تقسیم کے محرکات پر قابو پانا۔

اتحاد کے لیے عالم اسلام کی آمادگی اور اس کے عوامل اور شرائط:

آج جو بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ دنیا اور عالم اسلام کے موجودہ حالات اس قابل قدر کوشش کے لیے پہلے سے زیادہ سازگار ہیں۔

1) اسلامی بیداری

کیونکہ سب سے پہلے تو آج اسلامی ممالک میں نبی افراد اور بہت سے عوام نے اپنی عظیم علمی اور روحانی میراث پر توجہ دی ہے اور اس کی اہمیت اور قدر کو محسوس کیا ہے۔ آج، لبرل ازم اور کمیونزم، مغربی تہذیب کی سب سے اہم جلووں کے طور پر، اب وہ اہمیت نہیں رکھتے جو سو سال پہلے اور پچاس سال پہلے تھیے سرمایہ محور مغربی جمہوریت کی ساکھ کو سنگین اعتراضات کا سامنا ہے، اور مغربی مفکرین تسلیم کرتے ہیں کہ وہ علمی اور عملی بدحالی کا شکار ہیں۔ عالم اسلام میں نوجوان، مفکر، علمی اور مذہبی لوگ اس صورت حال کا مشاہدہ کر کے اپنے علمی خزانے کے بارے میں اور اپنے ملکوں میں مشترکہ سیاسی خطوط کے بارے میں بھی ایک نیا زاویہ نگاہ رکھتے ہیں اور یہی وہ اسلامی بیداری ہے جسکا ہم ہمیشہ ذکر کرتے ہیں.

2) مزاحمت کا رجحان

دوسری بات یہ ہے کہ اس اسلامی خود شناسی نے عالم اسلام کے قلب میں ایک حیرت انگیز اور معجزاتی رجحان پیدا کر دیا ہے جس کے تئیں استکباری طاقتیں سخت پریشانی میں مبتلا ہیں۔ اس مظہر کا نام "مزاحمت" ہے اور اس کی حقیقت ایمان، جہاد اور توکل کی قوت کا ظہور ہے۔ یہ رجحان وہی کہ جس کی ایک کڑی کے بارے میں اوائل اسلام میں یہ آیت نازل ہوئی: اَلَّذینَ قالَ لَهُمُ النّاسُ اِنَّ النّاسَ قَد جَمَعوا لَکُم فَاخشَوهُم فَزادَهُم ایمانًا وَ قالوا حَسبُنَا اللهُ وَ نِعمَ الوَکیلُ* فَانقَلَبوا بِنِعمَةٍ مِنَ اللهِ وَ فَضلٍ لَم یَمسَسهُم سوءٌ وَ اتَّبَعوا خدا کی رضا اور خدا عظیم ہے۔[2] فلسطین کا منظرنامہ اس حیرت انگیز رجحان کے مظہر میں سے ایک ہے جو صیہونی حکومت کو جارحانہ اور قاتلانہ طرزعمل سے دفاعی اور جوابی طرزعمل کی طرف گھسیٹنے میں کامیاب ہوا اور موجودہ سیاسی، سلامتی اور اقتصادی مسائل کو اس پر مسلط کرنے میں کامیاب رہا۔ اس مزاحمت کی دیگر روشن مثالیں لبنان، عراق، یمن اور بعض دیگر مقامات پر واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہیں۔

اسلامی جمہوریہ ایران میں سیاسی حکمرانی

تیسری بات یہ ہے کہ ان تمام باتوں کے علاوہ آج دنیا اسلامی ایران میں اسلام کی طاقت اور سیاسی حاکمیت کا ایک کامیاب نمونہ اور قابل فخر نمونہ دیکھ رہی ہے۔ اسلامی جمہوریہ کا استحکام، آزادی، ترقی اور عزت ایک بہت

بڑا، بامعنی اور پرکشش نمونہ ہے جو ہر بیدار مسلمان کے خیالات و احساسات کو اپنی طرف متوجہ کر سکتا ہے۔ اس نظام کے منتظمین کی کمزوریاں اور بعض اوقات غلط اقدامات، جنہوں نے اسلامی حکومت کی تمام نعمتوں کے مکمل حصول میں تاخیر کی ہے، اس نظام کے بنیادی اصولوں سے وجود میں آنے والی ٹھوس بنیادوں اور مضبوط قدموں کو کبھی متزلزل نہیں کر سکے اور مادی و روحانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکے۔ ان بنیادی اصولوں کی فہرست میں سب سے اوپر قانون سازی اور نفاذ میں اسلام کی حکمرانی، ملک کے اہم ترین انتظامی امور میں عوام کے ووٹوں پر انحصار، مکمل سیاسی آزادی اور جابرانہ طاقتوں پر عدم انحصار [3] کو رکھا گیا ہے ؛ اور یہی وہ اصول ہیں جو مسلم اقوام اور حکومتوں کے درمیان اجماع کا محور بن سکتے ہیں اور امت اسلامیہ کو اپنے موقف اور تعاون میں مربوط اور متحد بنا سکتے ہیں۔

یہ وہ بنیادیں اور عوامل ہیں جنہوں نے عالم اسلام کی موجودہ سازگار حالات کو ایک متحد تحریک کے لیے آمادہ کیا ہے۔ مسلم حکومتوں، مذہبی اور علمی خواص، اور آزاد دانشوروں، اور سچائی کے متلاشی نوجوانوں کو، سب سے بڑھ کر، ان سازگار میدانوں سے فائدہ اٹھانے کے بارے میں سوچنا چاہیے۔

مسلمانوں کے اتحاد سے نمٹنے کے لیے استکباری وسائل

استکباری طاقتوں بالخصوص امریکہ کا عالم اسلام میں اس طرح کے رجحان سے پریشان ہونا اور اس کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے تمام وسائل بروئے کار لانا فطری امر ہے اور ابھی یہی حال ہے۔ میڈیا سلطنت اور نرم جنگ کے مختلف طریقوں سے، پراکسی جنگوں کو گرمانے اور بھڑکانے تک، فتنہ پروری اور وسوسہ انگیزی سے، اور دھمکیوں، لالچ اور رشوت ستانی تک یہ سب کے سب ہتھکنڈے امریکہ اور دیگر مستکبرین کی جانب سے استعمال کئے جاتے ہیں تاکہ اسلامی دنیا کو اسکی بیداری اور سعادت کی راہ سے جدا کرسکیں۔ اس خطے کی مجرمانہ اور سیاہ چہرہ صیہونی حکومت اس ہمہ جہت کوشش کے وسیلوں میں سے ایک ہے۔

خدا کے فضل و کرم سے یہ کوششیں زیادہ تر صورتوں میں ناکام ہوئی ہیں اور مغربی استکبار ہمارے حساس خطے اور حال میں پوری دنیا میں دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ امریکہ اور اس کے مجرمانہ ساتھی، یعنی غاصب حکومت کی پریشانی اور ناکامی فلسطین، لبنان، شام، عراق، یمن اور افغانستان کے واقعات سے واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔

اسلامی دنیا کے مستقبل کی تعمیر کا سرمایہ اور اس کے تخریبی عوامل

دوسری طرف اسلامی دنیا حوصلہ افزا اور توانا نوجوانوں سے بھری پڑی ہے۔ مستقبل کی تعمیر کا سب سے بڑا سرمایہ امید اور خود اعتمادی ہے جو آج عالم اسلام میں بالخصوص اس خطہ کے ممالک میں ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اس سرمائے کو محفوظ رکھیں اور اس میں اضافہ کریں۔

تاہم، آپ کو ایک لمحے کے لیے بھی دشمن کے مکر کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ آئیے غرور اور غفلت سے بچیں اور اپنی کوشش اور چوکسی میں اضافہ کریں ــــ اور ہر حال میں خدا کی بارگاہ میں توجہ اور گڑگڑانے سے مدد طلب کریں۔ حج کی تقریبات اور مناسک میں شرکت توکل اور دعا کے ساتھ ساتھ سوچنے اور فیصلہ کرنے کا

بہترین موقع ہے۔

دنیا بھر میں اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لیے دعا کریں اور اللہ سے ان کی کامیابی اور فتح کے لیے دعا کریں۔ اپنے اس بھائی کیلئے اللہ کی رہنمائی مدد کو اپنی دعاؤں میں شامل کریں۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ

سید علی خامنہ ای

5 ذی الحجۃ 1443

14 تیر 1401 بمطابق 5 جولائی 2022

******

(1) سورۂ منافقون، آیت 8 (اور ساری عزت تو صرف اللہ، اس کے رسول اور مؤمنین کے لیے ہے۔)

(2) . سورۂ آل عمران، آیات 173 اور 174 (وہ کہ جن سے لوگوں نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے خلاف بڑا لشکر اکٹھا کیا ہے لہذا تم ان سے ڈرو۔ تو اس بات نے ان کے ایمان میں اور اضافہ کر دیا۔ اور انھوں نے کہا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے۔ تو یہ لوگ اللہ کی عنایت اور اس کے فضل و کرم سے اس طرح (اپنے گھروں کی طرف) لوٹے کہ انھیں کسی قسم کی تکلیف نے چھوا بھی نہیں تھا اور وہ رضائے الٰہی کے تابع رہے اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔)